معتکف کا وضو خانہ، استنجا خانہ وغیرہ فنائے مسجد میں جانا

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Sar-7774

تاریخ اجراء: 28 رجب المرجب 1443 ھ/02 مارچ 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ وضو خانہ، استنجا خانہ، جوتے اتارنے کی جگہ جو فنائے مسجد کے اندر ہیں، تو کیا معتکف اس جگہ بلاضرورت جا سکتا ہے یا نہیں؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

اصلِ مسجد (یعنی وہ جگہ جو نماز پڑھنے کے لیے خاص کر کے وقف ہوتی ہے) سے متصل وقف شدہ جگہ جو ضروریات ومصالحِ مسجد کے لیے وقف ہوتی ہے، جسے فنائے مسجد کہا جاتا ہے، اس میں بنے ہوئے وضو خانہ، استنجا خانہ اور جوتے اتارنے کی جگہ پر معتکف بلاضرورت بھی جا سکتا ہے کہ ان جگہوں پر جانا مسجد سے باہر جانا نہیں، اس لیے کہ اس معاملہ میں فنائے مسجد، مسجد کے حکم میں ہے۔

چنانچہ صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: ”فِنائے مسجد جو جگہ مسجد سے باہر اس سے مُلحَق ضروریاتِ مسجد کے لیے ہے، مثلًا: جوتا اتارنے کی جگہ اور غُسل خانہ وغیرہ ان میں جانے سے اِعتِکاف نہیں ٹوٹے گا۔“ مزید آگے لکھتے ہیں: ”فنائے مسجد اس مُعاملہ میں حکمِ مسجد میں ہے۔“ (فتاویٰ امجدیہ، کتاب الصوم، ج 1، ص 399، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

یونہی معتکف کے فنائے مسجد میں جانے کے متعلق شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: ”جب وہ مدارس متعلّقِ مسجد، حدودِ مسجد کے اندر ہیں اُن میں اور مسجد میں راستہ فاصل نہیں صرف ایک فصیل سے صحنوں کا امتیاز کر دیا ہے، تو ان میں جانا مسجد سے باہر جانا ہی نہیں، یہاں تک کہ ایسی جگہ معتکف کو جانا، جائز کہ وہ گویا مسجد ہی کا ایک قطعہ ہے۔ وھذا ما قال الامام الطحاوی انّ حجرۃ امّ المؤمنین من المسجد، فی ردّ المحتار عن البدائع لو صعد ای: المعتکف المنارۃ لم یفسد بلا خلاف لانّھا منہ لانّہ یمنع فیھا من کلّ ما یمنع فیہ من البول ونحوہ فاشبہ زاویۃ

من زوایا المسجد"یعنی یہی بات امام طحاوی نے فرمائی کہ اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا حجرہ مسجد کا حصہ ہے۔ ردالمحتار میں بدائع سے ہے کہ اگر معتکف منارہ پر چڑھا، تو بالاتفاق اس کا اعتکاف فاسد نہ ہوگا، کیونکہ منارہ مسجد کا حصہ ہے۔اس کی دلیل یہ ہے کہ اس میں ہر وہ عمل مثلاً: بول وغیرہ منع ہے، جو مسجد میں منع ہے، تو یہ مسجد کے دیگر گوشوں کی طرح ایک گوشہ ٹھہرا۔"(فتاویٰ رضویہ، باب الوتروالنوافل، ج7، ص453، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم